

127476 - عورت پر نماز با جماعت فرض نہیں ہے، نیز عورت کی گھر میں تنہا نماز افضل ہے۔

سوال

عورت کیلئے نماز با جماعت کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ تنہا نماز میں اس کیلئے خشوع کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں، اور اگر گھر میں والد اور بھائیوں کے ساتھ دوبارہ فرض نماز با جماعت کا موقع ملے تو کیا اس کی یہ نماز نفل شمار ہو گی؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عورت پر نماز با جماعت فرض نہیں ہے، عورت کی گھر میں تنہا نماز مسجد میں با جماعت نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔

چنانچہ سنن ابو داود (567) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنی خواتین کو مساجد میں آنے سے مت روکو؛ اگرچہ ان کے گھر ان کیلئے بہتر ہیں) اس روایت کو البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (515) میں صحیح قرار دیا ہے۔

دائمى فتوى كمىثى كے علمائے كرام كہتے ہيں:

"خواتين پر پانچوں نمازوں ميں سے كوئى بهى نماز مسجد ميں با جماعت ادا كرنا واجب نهيں هے، چاهے نماز فرض هو يا نفل ان كى گھروں ميں نماز مساجد ميں نماز ادا كرنے سے زياده بهتر هے، تاہم اگر خاتون مسجد ميں جا كر نماز ادا كرنا چاہے تو اسے روكنا نهيں چاہيے بشرطيكہ نماز كى ادائيكى كيلئے جاتے ہوئے اسلامى آداب كا بهر پور خيال ركھے، مثلاً: مكمل شرعى پردے كے ساتھ، خوشبو استعمال كئے بغير مسجد جائے اور مردوں كے پيچھے نماز ادا كرنے" انتہى

"فتاوى اللجنة الدائمة" (8/213)

شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں :

"خواتين كى نماز گھروں ميں ہى افضل هے چاهے وہ گھروں ميں تنہا نماز ادا كريں يا با جماعت" انتہى
"مجموع فتاوى ابن باز" (78 / 12)

اگر گھر میں نماز با جماعت کا اہتمام ہو تو عورت کیلئے افضل یہی ہے کہ ان کے ساتھ نماز ادا کرے اکیلے نماز مت پڑھے، چاہے یہ جماعت خواتین کے ساتھ ہو یا محرم مردوں کے ساتھ۔

چنانچہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی "مصنف" (4989) میں ام الحسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ خواتین کی امامت کرواتے تھیں، اور وہ اس دوران انہی کی صف میں کھڑی ہوتیں۔
اس اثر کو البانی رحمہ اللہ نے "تمام المنہ" صفحہ: 154 میں صحیح کہا ہے۔

اسی طرح سنن الکبریٰ از بیہقی: (5138) میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرض نمازوں کیلئے خواتین کی جماعت کرائی، تو وہ جماعت کرواتے ہوئے صف کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔
اس اثر کو نووی رحمہ اللہ نے "الخلاصہ" میں صحیح کہا ہے جیسے کہ "نصب الراية" از: زیلعی (2/39) میں موجود ہے۔

دائمى فتوى كمىثى كے علمائے كرام كہتے ہيں:

"اگر خواتين گھر ميں با جماعت نماز كا اہتمام كريں تو يہ افضل ہے، اس كيلئے خاتون امام پہلى صف كے وسط ميں كھڑى ہو گى، ان كى امامت وہى كروائے گى جس كے پاس سب سے زيادہ قرآن كا علم ہو اور دين كے احكامات اس كے پاس سب سے زيادہ ہوں" انتہى
"فتاوى اللجنة الدائمة" (8/213)

اور اگر كسى خاتون كو تنہا نماز ادا كرنے پر زيادہ خشوع حاصل ہوتا ہے تو ايسى صورت ميں بهى اگر گھر ميں نماز با جماعت كا موقع ملے تو وہ با جماعت نماز ہى ادا كرے تا كہ اسے جماعت كا ثواب مل سكے كيونكہ جماعت كا ثواب بہت زيادہ ہے، ہو سكتا ہے اگر خاتون جماعت كے ساتھ نماز ادا نہ كرے تو يہ اس كے بارے ميں بد گمانى كا باعث ہو كہ يہ امامت كروائے والى خاتون يا نماز با جماعت كو پسند نہيں كرتى!

يہ خدشہ كہ خاتون كو تنہا نماز پڑھنے كى وجہ سے زيادہ خشوع حاصل ہوتا ہے يہ محض وہم ہوسكتا ہے، ہو سكتا ہے شيطان اس كے ذہن ميں يہ بات ڈال كر با جماعت نماز كى فضيلت سے محروم كرنا چاہتا ہے۔

اس ليے ايسى خاتون كو چاہيے كہ وہ گھر ميں جماعت كى سہولت ملنے پر با جماعت ہى ادا كرے اور نماز ميں خشوع حاصل كرنے كيلئے بھر پور كوشش كرے۔

واللہ اعلم۔